فائدہ اٹھاتے ہوئے عالم اسلام میں امریکی مفادات کی راہ ہموار کرنا ہے اور جسے امریکی فوجی قیادت کی ہدایت پر ۲۰۰۴ء میں تیار کیا گیا تھا، .۳۰)امریکا کے آرمڈ فورسز جرنل میں ''بلڈ بارڈرز'' کے عنوان سے جولائی ۲۰۰۶ء میں شائع ہونے والا مضمون جس میں پوری عرب دنیا اور پاکستان کا جغرافیہ تبدیل کرنے کو عالمی امن کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے۔اس لیے عالم اسلام کی حکومتوں اور اہل فکر و دانش کو کسی بھی مسلم ملک کے معاملے کو محض ایک ملک کا نہیں پوری مسلم دنیا کا مسئلہ سمجھتے ہوئے، صورت حال کی بہتری کے لیے اجتماعی کوشش کرنی چاہیے، ایسا نہ کیا گیا تو ایک کے بعد دوسرا مسلمان ملک استعماری اور صہیونی عزائم کا نشانہ بنتا چلا جائے گا۔

سوڈان اس حوالے سے ایک ٹسٹ کیس کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ عرب لیگ، افریقی یونین اور او آئی سی سب نے سوڈانی صدر کے خلاف بین الاقوامی کریمنل کورٹ سے وارنٹ گرفتاری کے اجراء پر سوڈان کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا ہے اور خود سوڈان میں یہ واقعہ قومی یگانگت کو فروغ دینے کا سبب بنا ہے۔ درحقیقت یوں قدرت نے صدر بشیر کو اپنے ملک کی صورت حال کو سنبھالنے کے لیے ایک نہایت سنہری موقع فراہم کر دیا ہے اور اس حوالے سے ایسے مثبت حالات پیدا کر دیے ہیں جن کا کچھ مدت پہلے تک تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ انہیں موقع کو ہرگز ضائع نہیں ہونے دینا چاہیے۔ اس فضا کا پوری طرح درست استعمال کرنا چاہیے۔ اگرچہ نومبر ۲۰۰۹ء میں اس مقالے کی آخری سطور لکھے جانے کے وقت حالات میں ابتری پھر بڑھتی نظر آ رہی ہے۔ جامع امن معاہدے کے تحت سوڈان کی مرکزی حکومت میں نائب صدارت اور جنوبی سوڈان حکومت میں صدارت کے منصب پر فائز ہونے والے سوڈان پیپلز لبریشن موومنٹ کے سربراہ Salva Kiir نے انتخابی مہم کا آغاز کرتے ہوئے جنوبی سوڈان کے عوام سے کہا ہے کہ وہ ۲۰۱۱ء کے قومی ریفرنڈم میں جنوبی سوڈان کی علیحدگی کے حق میں ووٹ دیں بلکہ انہوں نے اپنی انتخابی مہم کا بنیادی نعرہ علیحدگی ہی کو بنایا ہے۔ اس طرح جامع امن معاہدے کے ذریعے جنوبی سوڈان کی باغی قیادت کا دل جیتنے کی جو کوشش کی گئی تھی، وہ بے نتیجہ ہوتی دکھائی دے رہی ہے اور سوڈان کی ٹوٹ پھوٹ کے خدشات بہت بڑھ گئے ہیں۔ تاہم حکومت کے پاس اب بھی موقع ہے کہ وہ عوام کو ان کے حالات میں مثبت تبدیلیوں کی یقینی ضمانت مہیا کر کے ملک کو متحد رکھنے کی کوشش کرے۔ ہمارے نزدیک